مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" کی اہم خصوصیات وامتیازات کا علمی و تحقیقی جائزہ

A Research based critical Analysis on Mufti Muhammad Shafi's Tafseer 'Muaarif ul Quran's characteristics

Dr.Asad Ullah
Assistant professor Department of Quraan wa Sunnah, Faculty of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi.
Email: asadm282@gmail.com

Mubashirah
Ph.D Research Scholar, Faculty of Islamic Studies, Department of Uloom-e-Islami, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi.
Email: mubashirasani1987@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

ABSTRACT:

Mufti muhammad was a great spiritual leader in Subcontinent, then Pakistan's grand mufti as well, he served in different fields with his knowledge, his services for Fiqh, Tafseer, Seerat and other Religious Branches are unforgettable, a huge Number of world's Population got benefited by his Research & write ups. He translated & wrote the explanation of the Holy Quran, he had keen grasp on Fiqh, Hadees & other religious affairs too. Thousands of fatwas had been issued by him & built well known islamic university naming Jamia Darul uloom Karachi, he participated in Politics too for the national cause & struggled too much for the islamic contribution in the constitution of islamic republic of Pakistan.This Research Paper actually contains on his Tafseer "Muaarif ul Quran'.the research is based on a critical analysis and overview, it describes how the work of Tafseer e Quran has taken place, and discusses the ground realities around the whole effort, the article has a special critic on the characteristics of "Muaarif ul Quran" as well .This report has the abstract frame on specific ground regarding Tafseer e Quran and the knowledge regarding Quranic Teaching, Report concluded by some scholar's reviews on different aspects.

Keywords:

Mufti Muhammad Shafi, Tafseer, Muaarif ul Quran, Quranic studies, Jamia Darul uloom Karachi, Deoband.

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے، آپ کے والد ماجد مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ بھی ہندوستان کے بڑے علماء میں سے ایک تھے، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن یوپی کا مشہور ترین قصبہ "دیوبند" ہے، آپ کی ولادت یہیں ۲۰/ شعبان ۱۳۱۴ھ مطابق

جنوری ۱۸۹۷ء میں ہوئی[1]۔ قرآن کریم کی تعلیم کے بعد مروجہ حساب، فنون اور مروجہ فارسی کتب اپنے والد اور چچا مولانا منظور احمد صاحب سے پڑھیں اور سولہ سال کی عمر میں دار العلوم دیوبند کے درجۂ عربی میں داخل ہوئے اور ۱۳۳۵ء میں فارغ التحصیل ہوئے[2]۔

تدریس کی ابتداء اور باطنی تعلق:

ممتاز درجے سے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اساتذۂ دار العلوم دیوبند نے آپ کو دار العلوم ہی میں تدریس سپرد فرمائی، اساتذہ نے آپ کی دن رات کی انتھک محنت کو دیکھتے ہوئے آپ کو دورۂ حدیث کے اساتذہ میں شامل کر دیا[3]۔

ابتداء میں باطنی تعلق شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ سے تھا، پھر ان کی وفات کے بعد حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے اور ۱۳۴۹ھ میں مُجازِ بیعت قرار پاکر ان کے علمی، روحانی اور سیاسی جانشین بنے[4]۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس اور خدماتِ افتاء کے علاوہ قرآن و حدیث، فقہی مسائل اور تصوف و اصلاح کے اہم موضوعات پر بے شمار علمی اور دینی تصانیف مرتب فرمائیں، جن کی تعداد دو سو سے زائد ہے[5]۔

غرضیکہ آپ نے قانون، دستور، معاشیات، تاریخ اور لغت کے موضوعات پر بیش قیمت کتابیں تالیف کیں، آپ کے تحریری فتاویٰ کی تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے، جو شرعی فیصلے زبانی دیے، ان کی تعداد بھی کم و بیش اتنی ہی ہوگی، ریڈیو پاکستان سے سالہا سال تک درس قرآن کا نشری سلسلہ اس کے علاوہ ہے[6]۔

وفات: بالآخر آپ نے 5 / اکتوبر 1976ء بروز منگل دل میں سخت تکلیف کے باعث وفات پائی[7]۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیری خدمات:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن کریم سے شغف بچپن سے ہی تھا، اس سلسلے میں ان کا خود کہنا یہ ہے کہ قرآن کریم سے ان کا تعلق اس وقت سے ہے۔ جب سے ایمان و اسلام کا شغف پیدا ہوا، اپنی کتاب "رسائل و مقالاتِ مفتی اعظم" میں لکھتے ہیں:

"قرآن کے ساتھ شغف کی ابتداء اس وقت سے ہوئی۔ جب سے ایمان و اسلام کے ساتھ شغف کی ابتداء ہوئی، کیونکہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتیں"[8]۔

---

(1) محمد شفیع، مفتی، میرے والد ماجد اور ان کے مجرب عملیات، کراچی، ادارۃ المعارف، ۲۰۰۵ء (ص ۲۲)۔

(2) اکبر شاہ بخاری، مفتی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۱۴۳۱ھ، (ص ۲۹، ۳۰)۔

(3) رفیع عثمانی، مفتی، حیاتِ مفتی اعظم، کراچی، ادارۃ المعارف، ۲۰۱۱ء (ص ۴۸)، اکبر شاہ بخاری، مفتی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم ۱۴۳۱ھ، (ص ۳۳)۔

(4) قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، لاہور، مکتبۃ الفیصل، (ج ۲، ص ۱۴۴۶)۔

(5) ایضاً حوالۂ سابقہ، (ج ۲، ص ۱۴۴۶)۔

(6) اکبر شاہ بخاری، اکابرین وفاق المدارس، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، (ص ۱۳۰)۔

(7) رفیع عثمانی، مفتی، حیاتِ مفتی اعظم، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۱۱ء، (ص ۲۸)۔

(8) محمد شفیع، مفتی، رسائل و مقالات مفتی اعظم، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۱۸ء، (ص ۵۹)۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ آگے رقم طراز ہیں:

"جوں جوں عقل و فہم کو نشو و نما ملا، کائنات عالم میں غور و فکر کی صلاحیت ملی، اور توحید و رسالت پر یقین میں جلا پیدا ہوا، اسی مناسبت سے قرآن کریم کے ساتھ شغف بڑھتا چلا گیا"(9)۔

قرآن پاک کی تفسیر لکھنا بہت بڑی سعادت ہے، اس کے لئے صرف صاحب قلم اور صاحب علم ہونا شرط نہیں بلکہ صاحبِ ذوق ہونا بھی شرط ہے اور مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ علم اور صاحبِ قلم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب ذوق بھی تھے، چنانچہ مفتی محمد تقی عثمانی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

"حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تلاوت قرآن کا خاص ذوق تھا۔ خاص طور پر عمر کے آخری پندرہ بیس سالوں میں آپ گوناگوں مصروفیات کے باوجود بڑے اہتمام کے ساتھ کئی کئی پارے روزانہ تلاوت کے لئے وقت نکالتے تھے، ایک چھوٹی سی حمائل ہمیشہ آپ کے دستی بیگ میں ساتھ رہتی تھی، اور جب کبھی ذرا موقع ملتا، آپ اس میں سے تلاوت شروع فرما دیتے، خاص طور سے جب آپ کو کہیں جانا ہو تو کار میں سفر کے دوران بیشتر وقت آپ تلاوت میں صرف فرماتے، اس کے علاوہ گھر میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد آپ کی تلاوت کے خاص اوقات تھے۔

آپ کی یہ تلاوت محض برائے تلاوت ہی نہیں ہوتی تھی، بلکہ اس دوران آپ قرآن کریم میں تدبر فرماتے تھے، احقر نے بارہا دیکھا کہ تلاوت کے دوران آپ اچانک رک گئے ہیں، اور دیر تک ایک ہی آیت کو بار بار پڑھ کر اس پر غور فرمارہے ہیں۔ اس تدبر کے دوران اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف سے متعلق عجیب و غریب نکات منکشف فرمائے تھے۔ جب کبھی تلاوت کے وقت ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوتے تو اکثر یہ نوادر نکات ہمیں بتلا دیا کرتے تھے، اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ تلاوت کرتے ہوئے آپ احقر کو یا برادر مکرم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی مد ظلہم کو با قاعدہ متوجہ فرماتے، اور ہم سے سوال کرتے کہ دیکھو، اس آیت میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے، حالانکہ بات دوسرے لفظ سے بھی واضح ہو سکتی تھی، خاص طور پر اس لفظ کے انتخاب میں کیا حکمت ہے۔ اور جب ہم عام طور سے جواب نہ دے پاتے تو پھر خود ہی کوئی لطیف نکتہ بیان فرماتے جس سے مشام روح معطر ہو جاتا"(10)۔

تفسیر "معارف القرآن" کی بنیاد:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے روایتی تفسیر سے ہٹ کر یہ عظیم خدمت سرانجام دی اور دوسروں سے اخذ کی ہوئی باتیں اپنی طرف منسوب کرنے کے بجائے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی "بیان القرآن" اور بعض دیگر تفاسیر کی تسہیل کر کے انھیں نسبتاً عام فہم انداز میں بیان کر دیا ہے۔ اگرچہ "معارف القرآن" میں بے شمار ایسے مسائل و مباحث موجود ہیں جن سے "بیان القرآن" اور دیگر تفاسیر خالی ہیں۔

عملی طور پر اس تفسیر کی ابتداء کے متعلق مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"یوں تو دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے علاوہ آپ کو "جلالین" اور "بیضاوی" پڑھانے کی نوبت آئی، اور ایک عرصے تک وہ دورہ تفسیر کے بعض اسباق تفسیر ابن کثیر وغیرہ بھی آپ کے ذمے رہے۔ لیکن اس زمانے میں خصوصی شغف علم فقہ و فتویٰ کے ساتھ تھا۔ پھر جب دارالعلوم دیوبند سے مستعفی ہونے کے بعد حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے "احکام القرآن" کا کام آپ کے سپرد فرمایا تو اس زمانے میں تفسیر سے خصوصی

(9) ایضاً حوالہ سابقہ (ص۵۹)۔

(10) تقی عثمانی، مفتی، میرے والد میرے شیخ، کراچی، ادارۃ المعارف، ۱۹۹۴ء، (ص:۸۵، ۸۶)۔

اشتغال کی نوبت آئی پھر ہجرت پاکستان کے بعد بھی مسجد باب الاسلام کراچی میں روزانہ اور ریڈیو پر ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ رہا، جو بالآخر "معارف القرآن" جیسی عظیم تفسیر کی شکل میں منظر عام پر آیا، اس پورے زمانے میں قرآن کریم ہی آپ کی دلچسپیوں اور غور وتدبر کا محور رہا"[11]۔

خصوصی تحقیقات:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مایہ ناز تفسیر میں جن موضوعات پر خاص طور پر علمی تحقیقات پیش کیں ان کی مختصر فہرست مولانا عبد الشکور ترمذی نے ان الفاظ میں پیش کی ہے، اس فہرست کے چیدہ چیدہ عنوانات حسبِ ذیل ہیں:

" ا۔ بندوق کی گولی سے شکار کے مسائل

۲۔ مریض کو دوسرے کا خون دینے کا مسئلہ

۳۔ انگریزی دواؤں کا حکم

۴۔ اسلامی سیاست اور عام ملکی سیاستوں کا فرق عظیم

۵۔ اسلام میں عورتوں کا موقف

۶۔ نظام الطلاق فی الاسلام

۷۔ سود (ربا) کی اسلامی تعریف اور اس کے حرام ہونے کی حکمت اور موجودہ زمانہ میں اس سے نجات کی صورت، سود وربا کی معاشی خرابیاں

۸۔ حرمت شراب اور اس کے متعلقہ احکام

۹۔ حرمت قمار

۱۰۔ بعض معاصرین کی غلط فہمی کا ازالہ

۱۱۔ اسلام میں غلامی کی بحث

۱۲۔ اکتنازِ دولت پر اسلامی قوانین کی ضرب کاری

۱۳۔ وطنی یا نسبی قومیت کفر وجاہلیت کا نعرہ ہے۔

۱۴۔ دو قومی نظریہ

۱۵۔ زکوۃ میں کمی بیشی کا کسی کو کسی زمانہ میں اختیار نہیں

۱۶۔ سائنس کی تعلیم بھی عطا حق تعالیٰ ہے

۱۷۔ اسلامی سزاؤں پر اعتراضات کا جواب

۱۸۔ زکوۃ حکومت کا ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے

۱۹۔ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں بعض معاصرین کی غلطی اور اس کی تحقیق

۲۰۔ حکومت کا غذائی کنٹرول

۲۱۔ معاش میں اختلاف

(11) تقی عثمانی، مفتی، ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۲۰۰۵ء، (ج:۱، ص:۳۹۷، ۳۹۸)۔

۲۲۔ ارتکاز دولت کے انسداد کا قرآنی نظام

۲۳۔ ائمہ مجتہدین کی تقلید غیر مجتہد پر واجب ہے

۲۴۔ انسداد فواحش اور حفاظت عصمت کا ایک اہم باب "پردہ نسواں"

۲۵۔ تفسیر قرآن میں فلسفی نظریات کی موافقت یا مخالفت کا صحیح معیار

۲۶۔ تقسیم معیشت کا قدرتی نظام، معاشی مساوات کی حقیقت، اسلامی مساوات کا مطلب "[12]۔

معارف القرآن کا منہج، اسلوب اور خصوصیات و امتیازات:

مولانا عبد الشکور ترمذی "معارف القرآن" کے خصوصی التزامات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"۱۔ متنِ قرآن کریم کے ترجمہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجموں پر اعتماد کیا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کے بعد حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر بیان القرآن کا آسان اور سہل خلاصہ لکھ دیا گیا ہے اور خاص خاص لغات ومفردات کا حل اور ان کی تشریح لغت اور تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالے سے نقل کر دی گئی ہے۔

۴۔ اصل تفسیر میں اصول تفسیر کی مطابقت کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے سلف صالحین کی تفسیروں پر اعتماد کیا گیا ہے جو صحابہ وتابعین سے منقول وماثور اور مستند کتب حدیث و تفسیر میں موجود ہیں۔

۵۔ لطائف و معارف کے درجہ میں متاخرین میں سے مستند اہل تفسیر کے مضامین بھی لئے گئے ہیں۔

٦۔ احکام ومسائل تفسیر قرطبی، احکام القرآن (از امام جصاص)، احکام القرآن (از ابن عربی)، تفسیرات احمدیہ، البحر المحیط (از ابن حیان)، روح المعانی، روح البیان، بیان القرآن (از حکیم الامت) اور تفسیر مظہری سے ماخوذ ہیں۔ ساتھ ساتھ زمانہ حاضرہ کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تمدنی مسائل پر قرآن کریم اور سنت کی روشنی میں تفصیلی تبصرے کئے گئے ہیں نیز تجدد پسند لوگوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ تسلی بخش طور پر کیا گیا ہے۔

۷۔ اس زمانہ کے بعض مصنفین نے قرآن کریم کی تفسیر میں جو غلطیاں کی ہیں موقع بموقع ان غلطیوں کی بڑے ناصحانہ اور منصفانہ انداز میں تفصیلی نشاندہی کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اس تفسیر میں زیادہ زور ان تعلیمات پر دیا گیا ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کرتی ہیں اور یہ بتلایا گیا ہے کہ قرآن کریم محض اعتقادی اور نظریاتی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی ہدایت انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور مشتمل ہیں اور یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے جابجا قرآن کریم سے روزمرہ کے مسائل زندگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس سلسلہ میں جو تعلیمات اخذ کی گئی ہیں ان کا طریقہ استنباط اس قدر لطیف اور وجد آفریں ہے کہ اس کی صحیح قدر وقیمت کا اندازہ اہل علم اور اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں"[13]۔

تفسیر معارف القرآن "ایک علمی شاہکار:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" کو اللہ تعالی نے جو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی وہ بہت کم کتابوں کو حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(12) عبد الشکور ترمذی، ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۲۰۰۵ء، (ج۱، ص ۶۲۲)۔

(13) ایضا حوالہ سابقہ، (ص: ۶۱۰، ۶۱۱)۔

"حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سراپا علمی زندگی کا ایک عظیم شاہکار انکی تفسیر "معارف القرآن" ہے جو سادہ، سلیس مگر عام فہم اور دلنشین پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ جس میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کے معانی ومطالب اور مفاہم کو نہایت اچھوتے اور سلجھے ہوئے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس تفسیر سے جہاں خواص باآسانی استفادہ کرسکتے ہیں۔ وہاں عوام کے لئے بھی یہ علمی شاہکار رشد وہدایت کا مینار ہے"[14]۔

خلاصہ بحث:

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند کے ممتاز علماء وفضلاء اور پاکستان کے چوٹی کے علماء میں سے تھے، قوت استعداد اور استحضار علم کے ساتھ ساتھ فقہ، تفسیر، سیرت اور ادب میں خاص امتیاز رکھتے تھے، آپ کی علمی خدمات متنوع ہیں، آپ ایک مایہ ناز فقیہ، مفتی، مفسر، محدث، اصولی، متکلم، مبلغ اور دانشور تھے، آپ نے اپنی زندگی میں جو اصلاحی، علمی، تدریسی اور ملی خدمات سرانجام دیں ان کی بدولت آپ کا شمار ملک کے نامور فقہاء ومفتیان عظام میں ہوتا ہے۔

اور جہاں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" کا تعلق ہے، اللہ تعالی نے اس تفسیر کو عوام اور خواص دونوں میں یکساں اور غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو جو فائدہ پہنچا وہ تو اپنی جگہ پر ہے، لیکن اس دور میں کوئی بھی عالم دین جو کسی علمی مشغلے میں مصروف عمل ہے عصر حاضر کی اس عظیم تفسیر سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اور شاید یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اس وقت اردو داں دنیا میں جہاں کہیں کوئی درس قرآن ہو رہا ہے، معارف القران اس کے بنیادی ماخذ میں شامل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس تفسیر کو مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائیں اور اس کا فائدہ عام اور تام فرمائیں۔ آمین

Bibliography

1. Abdul Shakūr Tirmizi, Monthly Al Balagh, Mufti Azam NO, Karachi, Maktaba darul ulūm, 2005.
2. Akbar shah Bukhari, Akābrīn e Wifaq ul Madaris, Lahore, Maktaba Rehmania.
3. Akbar Shah Bukhari, Mufti Muhammad shafi ky Mashūr Khulafā w Talamiza, Karachi, Maktaba Darul Ulūm, 1431.
4. Ghulam ullah Khan, Sheikh ul Qur'ān, Monthly Al Balagh, Mufti Azam NO, Karachi, Maktaba darul ulūm, 2005.
5. Muhammad Shafi, Mufti, Rasail o Maqalāte Mufti Azam, Karachi, Maktaba Muarif ul Qur'ān, 2018.
6. Muhammad Shafi, Mufti, Mere Walid aur Un kay Mujarrab amaliyyat, Karachi, Idaratul Muarif, 2005.
7. Qasim Mehmūd, Syed, Islami Encyclopedia, Lahore, Maktaba Al faisal.
8. Rafi Usmani, Mufti, Hayat e Mufti Azam, Karachi, Idaratul Muarif, 2011.
9. Taqi Usmani, Mere walid Mere Sheikh, Karachi, Idaratul Muarif, 1994.
10. Taqi Usmani, Mufti, Monthly Al Balagh, Mufti Azam NO, Karachi, Maktaba darul ulūm, 2005.

(14) غلام اللہ خان، شیخ القرآن، ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۲۰۰۵ء، (ج2ج2، ص986)۔